جارحانہ شیعہ جذبات و مطالبات
اور
سنّی اکثریت کی ہمہ گیر بے چینی

- مولانا محمد اسحاق سندیلوی
- مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری
- مولانا قاضی مظہر حسین
- مولانا غلام یحیٰ
- مولانا محمد یوسف
- اتحاد المسلمین کراچی
- تحفظ ناموس صحابہؓ
- پاکستان جماعت حنفی اہل سنت۔ کراچی
- انجمن محبان صحابہؓ۔ ڈیرہ اسماعیل خان

اسلامی نظام کے نفاذ کی طرح صدر پاکستان کے اعلانات اور عمل پیش رفت پر کچھ شیعہ زعماء نے جداگانہ حقوق اور فرضی خدشات کی آڑ میں جس انداز سے واویلا اور شور مچایا اور فقہ جعفریہ کے نام پہ جداگانہ قانون نافذ کرنے کا مطالبہ کیا بجا طور پر ملک کی عظیم اکثریت سنّی مسلمانوں کی علماء تنظیموں اور اداروں میں ان تباہ کن اور تفرقہ انگیز سرگرمیوں پر بے چینی اور اضطراب کی لہر دوڑ گئی، تصویر کے اس رخ اور فطری ردّعمل کو سامنے لانے کیلئے دفتر میں آئے ہوئے بیشمار بیانات اور خطوط سے چند ایک پیش کر رہے ہیں، امید ہے ہمارے شیعہ بھائی اس آئینہ میں تصویر کا دوسرا رخ دیکھ کر اپنی جذباتی پالیسیوں پر نظر ثانی کریں گے۔ ـــــ ادارہ ـــــ

★

شیعہ نواز سنّی سیاستدانوں کی خدمت میں ۔ نوائے وقت پنڈی مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۷۹ء میں ایک بیان چھپا ہے جس کی وجہ سے اہل سنت والجماعت کے مذہبی طبقہ میں سخت اضطراب و ہیجان پایا جاتا ہے۔ اور بجا طور پر شکایت کر رہا ہے۔ اس بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ ممتاز مسلم لیگی اور سابق وفاقی وزیر چوہدری ظہور الٰہی نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کا شیعہ حضرات کے بارے میں موقف یہ ہے کہ اسلامی قوانین کے سلسلہ میں ان پر فقہ جعفریہ کے مطابق حدود جاری ہونی چاہئیں۔ اور دیگر امور شریعت میں بھی ان کے متعلق فیصلے فقہ جعفریہ کے مطابق ہونے چاہئیں۔ چوہدری ظہور الٰہی نے تمام شیعہ سے اپیل کی ہے کہ وہ اس مسئلہ کو طے شدہ سمجھیں اور متنازعہ فیہ خیال نہ کریں۔ شیعہ حضرات

ایسی لگن اور تو کے ساتھ پاکستان میں اسلامی نفاذ کو کامیاب بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ آج کے حالات کا تقاضہ یہ ہے کہ ساری امت پاکستان ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر کفر و اسلام کی جنگ میں شایان شان کردار ادا کرے

شکایات

۱۔ آپ نے یہ مؤقف کس اصول کی بنا پر اختیار کیا ہے۔ کیا پاکستان اسلامی جمہوری ملک نہیں اور کسی جمہوری ملک میں اقلیتی فرقہ کو یہ حق دیا گیا ہے۔ جو آپ نے دیا ہے، کوئی مثال پیش فرمائیں۔ کیا اپنے پڑوسی ملک ایران میں اہلِ سنت کو یہ حق حاصل ہے، کہ ان پر ان کی فقہ کے مطابق حدود جاری کی جائیں اور دیگر امور شریعت میں بھی ان کے متعلق فیصلے ان کی فقہ کے مطابق ہوں۔

۲۔ دوسری مذہبی اقلیتوں (مرزائی، عیسائی، ہنود) کے متعلق آپ کا کیا مؤقف ہے، کیا یہ حق ان کو بھی ملنا چاہیئے کہ ان پر ان کے مذہب کے مطابق سزائیں جاری کرنی چاہئیں یا نہیں؟

۳۔ صدرِ مملکت جنرل ضیاء الحق صاحب چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر پاکستان کا یہ بیان کہ چونکہ ملک میں سنی مسلمانوں کی اکثریت ہے، اس لئے پاکستان میں صرف فقہ حنفی کا نفاذ ہوگا۔ اور ملک میں ہر فرقہ کے لئے علیحدہ علیحدہ قوانین کا نفاذ ممکن نہیں (بحوالہ نوائے وقت لاہور۔ ۱۶ فروری ۱۹۷۹ء)

بیان معقول اور منصفانہ اور مبنی بر حقیقت ہے جو کہ اہلِ سنت والجماعت کی جانب سے بھرپور تائید بھی حاصل کر چکا ہے۔ مگر آپ نے اس کے بالکل خلاف بیان دے کر قوم کو اضطراب میں ڈال دیا ہے۔ شاید آپ نے صدر صاحب کے بیان پر غور نہیں فرمایا۔ ورنہ آپ اس بیان کی حرف بحرف تائید کرتے اور مجبوراً کرتے کیونکہ اس کے بغیر کوئی صورت ممکن ہی نہیں۔

۴۔ آپ فرماتے ہیں کہ آج کے حالات کا تقاضا یہ ہے کہ ساری ملت ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر کفر و اسلام کی جنگ میں شایان شان کردار ادا کرے۔ یہ بات بالکل صحیح ہے۔ لیکن یہ مقصد وحید شیعہ حضرات کے مطالبات منظور کرنے سے کیسے حاصل ہوگا۔ جبکہ وہ زندگی کے ہر شعبہ میں علیحدگی اور تفریق کلی پر اپنا پورا زور صرف کر رہے ہیں۔ کسی جزوی امر میں بھی شرکت اور اتفاق کے روادار نہیں۔ اب علیحدگی نصاب دینیات کے مطالبہ کی ایک اور قسط ملاحظہ فرمائیں۔ ہفت روزہ شیعہ لاہور ۸ تا ۱۶ مارچ ۱۹۷۹ء کے صـ۳ پر صدرِ مملکت سے پر زور مطالبہ ہو رہا ہے کہ شیعان علی کے لئے نصاب دینیات کی علیحدگی کا حکم جاری کریں۔ اور پہلی جماعت سے لیکر یونیورسٹی سطح تک کتب، مدرس، لیکچرار اور پروفیسر کا اہتمام کریں۔ صرف نویں اور دسویں جماعت کا علیحدہ نصاب مطالبہ کی پوری تکمیل نہیں ہے۔ اور اسلامی نظریات کی علیحدگی کے متعلق بھی ان کے خیالات کا جائزہ لے لیں، جو اسی رسالہ مذکورہ کے صـ۴ کے بیان سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ بعد وفات رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم

اسلام میں دو جماعتیں ابھریں۔ ایک کا قائد حضرت ابوبکرؓ اور آگے چل کر اپنے آپ کو سنّی کہلائے۔ دوسری کا قائد حضرت علیؓ یہ آگے چل کر شیعہ کہلائے۔ دونوں کے انسانی پیدائش سے لیکر مرنے تک اسلامی نظریات علیحدہ علیحدہ ہیں۔ ان نظریات کے بعد ملّتِ اسلامیہ کا اجتماع اگر کسی بنیاد پر ہو سکتا ہے، وہ کلمہ اسلام کی وحدت ہے۔ لیکن شیعہ حضرات نے کلمہ اسلام کی وحدت کو بھی پارہ پارہ کر دیا ہے۔ چنانچہ اپنے شیعہ کلمہ اور شیعہ اذان کے تحفظ کا صدر مملکت سے بذریعہ احتجاجی قرار داد کے پُر زور مطالبہ کر رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو احتجاج ۳ ربیع الثانی منجانب مدرسہ کلیہ النجف ٹرسٹ پاکستان (قرار داد ۳) فقہ جعفری اور خلافت الٰہیہ کا اصل اصول کلمہ ایمان — لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہٗ بلا فصل ہے۔ جو صدر اسلام سے آج تک شیعہ کو آئمہ اہل بیت علیہم السلام سے (بطور) تواتر پہنچا ہے۔ چودہ سو سال سے شیعہ مسلمان متواتر اسی کلمہ کو پڑھتے چلے آئے ہیں۔ اس لئے شیعہ مسلمانوں کا یہ اجتماع صدر مملکت سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے، کہ شیعوں کے لئے شیعہ کلمہ کا قانونی تحفظ کرنے کا دوٹوک اعلان کیا جائے۔

۴ اذان شعار اسلام ہے۔ ائمہ اہل بیت کی دشمن حکومتوں میں بھی شیعہ مسلمان اذان میں علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہٗ بلا فصل کا اعلان کرتے آئے ہیں۔ اس لئے شیعہ مسلمانوں کا یہ اجتماع ضروری مطالبہ کرتا ہے کہ ملک وملّت کی وحدت کیلئے شیعہ اذان کو قانونی تحفظ دیا جائے۔ آپ بھی شیعہ حضرات کے مطالبات منظور کر کے ملّتِ پاکستان کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا چاہتے ہیں۔ اور شیعہ حضرات بھی وحدت کلمہ اور وحدت اذان کو پارہ پارہ کر کے ملک وملّت کی وحدت چاہتے ہیں۔ بتائیے اس وحدت اور جمع کی بنیاد کیا ہوگی۔ کس بنیاد پر آپ ملّت کو جمع کرنا چاہتے ہیں۔

چونکہ دین اسلام کی بنیاد کلمہ اسلام ہے اور تمام اصول دین اور فروع کی بنیاد اس پر ہے۔ اور کلمۂ اسلام ہی تمام اسلامی فرقوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر سکتا ہے۔ اور اسی رشتہ کی بنا پر تمام اسلامی فرقے باوجود شدید اختلاف کے پھر بھی جمع ہو جاتے ہیں۔ مگر جس نے اپنا رشتہ اس کلمہ اسلام سے توڑ دیا وہ اسلامی فرقوں سے خود بخود جدا ہو گیا پھر کس بنیاد پر آپ ایک پلیٹ فارم پر جمع کریں گے۔

سوال :- آپ کا ان مذکورہ بالا شیعوں کے دو مطالبات شیعہ کلمہ اور شیعہ اذان کے تحفظ کے بارے کیا مؤقف ہے، کیونکہ شیعہ کلمہ کے تحفظ کا معنی یہ ہے۔ کہ وہ اسلام جو دورِ رسالت اور دورِ خلافت سے لیکر آج تک تمام اسلامی فرقوں کے درمیان متفقہ بغیر کسی اختلاف اور نزاع کے بطریق اجتماع وتواتر چلا آرہا ہے۔ اس میں معاذ اللہ اضافہ اور تبدیلی کو تسلیم کیا جائے۔ اور پوری ملّتِ اسلامیہ کی بشمول صحابہؓ کرام اور اہل بیت عظام کی تضلیل وتکفیر کی اجازت دی جائے، کیونکہ اس شیعہ کلمہ کی بنیاد پر سوائے شیعہ کے باقی امت مسلمہ اور غیر مسلم اور کافر قرار پاتی ہے۔ حالانکہ یہ

کلمہ خلیفۃ بلافصل والا نہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کافر کو مسلمان بنانے کے لئے پڑھایا ہے، اور نہ حضرت علی مرتضیٰ نے اس کلمہ کی تعلیم دی ہے۔ اسلام میں تو اس کلمہ کا بالکل وجود ہی نہیں۔ یہ شیعہ حضرات کا خود ساختہ کلمہ ہے۔ لیکن پھر بھی شیعوں کے نزدیک اسلام اور کفر کی بنا اسی کلمہ پر ہے۔ جو شخص حضرت علیؓ کو خلیفہ بلا فصل نہ مانے وہ ان کے نزدیک مسلمان نہیں۔ چنانچہ جلاء العیون کے صـ۳۱ پر ہے کہ جناب مصطفیٰ کی رسالت کے اقرار سے اور صرف لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے سے مسلمان نہیں ہو سکتا ہے۔ جب تک علیؓ کے وصی خلیفہ اور افضل امت ہونے کا اقرار نہ کرے۔ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مسلمان بناتے وقت یہ اقرار لیا تھا۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر وہ کیسے مسلمان ہوتے۔ محمد حسین صاحب ڈھکو اپنی کتاب عقائد الشیعہ صـ۴۲۲ پر لکھتا ہے: یہ بات بھی محتاج بیان نہیں ہے کہ ہمارا کلمہ شہادت توحید اور رسالت اور شہادت ولایت سے مرکب ہے۔ یعنی لاالہ الا اللہ۔ الخ مگر اس فرقہ (وہابیہ) کا کلمہ دیگر تمام اسلامی فرقوں کی طرح صرف شہادت توحید و رسالت پر مشتمل ہے۔ یعنی لاالہ الا اللہ۔ الخ وشہادت ولایت کو جائز و جزء کلمہ نہیں سمجھتے۔ لیکن ہم کلمۂ طیبہ کے اس حصہ کو اسلام کا جزء مکمل و متمم جانتے ہیں۔

صاف ظاہر ہے کہ اس حصہ کے بغیر ان کے نزدیک کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا ہے۔ اب آپ ہی خود بنظرِ غائر عادلانہ فیصلہ فرمائیں کہ مندرجہ بالا حوالہ جات کی روشنی میں ایک سنی مسلمان کا بیان فقہ جعفریہ کے نفاذ کے حق میں کس قدر درست ہے۔؟

غلام یحییٰ صدر مدرس جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام
جامع مسجد گنبد والی جہلم شہر

صدر پاکستان کے نام ٹیلیگرام مندرجہ ذیل ٹیلیگرام صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق صاحب کو ارسال کیا گیا:

" کسی ملک کیلئے ایک سے زیادہ پبلک لاء ہر عاقل کیلئے پاگل پن ہے۔ لہٰذا پاکستان حکومت واضح طور پر اعلان کر دے کہ یہاں کا عام قانون فقہ حنفی کے مطابق ہوگا۔ یا فقہ جعفری کے مطابق۔؟

مسئلے کا صحیح حل یہ ہے کہ جو حقوق سنی اقلیت کو ایران میں حاصل ہیں وہ پاکستان کی شیعہ اقلیت کو مکمل طور پر دے جائیں، اسلام ہی کے نام پر پاکستان بنا، اسلام ہی کے نام پر ایران میں انقلاب آیا۔ ایران میں اگر پبلک لاء فقہ جعفری کے مطابق اور وہاں کے سربراہ کا شیعہ ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے تو پاکستان میں سنی صدر اور حنفی قانون کیوں نہ ہو سکتا۔؟

مولانا محمد جعفر شاہ ندوی پھلواروی
۲۴۶ بہادر آباد۔ کراچی ۵